ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
etitor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.5,Issue No.1(2023)
(January to June)

پہاڑی اور اُردو کے لسانی اشتراکات

Pahari and Urdu linguistic similarities

ڈاکٹر محمد صادق
اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چناری، آزاد کشمیر
ڈاکٹر حسنین خان سواتی
پی ایچ۔ڈی اُردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

Abstract:
Paharhi is one of the important language of sub continent.It is an indoõAryan language spoken in many parts of india as well as pakistan õHazara division and kashmir. Both the languages,paharhi and Urdu belong to the same language group of Aryan languages Iõe.Indo Arya.There are many similar ties in both the languages.Most verbs í nouns and rules of grammers are similar or there is a slight difference.In this artical these,similarities between paharhi and Urdu languages have been analyzed. Arabic and Persian, which have influences on both Pahari and Urdu languages, the Persian script has also led to the rules, syntax and vocabulary of both languages. So when we look at the basic rules of Urdu and Pahari, many things look the same. For example, in both Pahari and Urdu, all languages are feminine and days and months are masculine. Similarly, the names of prayers in both languages are feminine. share.

Key words: Paharhi, important language, indoõAryan, similarities, feminine, masculin

لسانی اشتراک میں زبانوں کے حروفِ تہجی اور آوازوں کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ آوازوں کے لیے ضروری نہیں کہ وہ تحریری شکل میں موجود ہوں۔ برصغیر کی بہت سی ایسی زبانیں ہیں جن میں کئی آوازوں کے لیے نہ تو حروف وضع کیے گئے ہیں اور نہ ہی ان کی علامات مقرر ہیں۔ تاہم بول چال میں ان آوازوں کو سنا اور محسوس کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر محمد صغیر خان اس حوالے سے لکھتے ہیں:۔

" لسانیات کا تعلق spoken language سے ہوتا ہے جو وضح شدہ علامات یا
حروف (Alphabets) کی محتاج نہیں ہوتی بلکہ اس زبان کی علامات (حروف)
alphabets کی صوتیات phonemes کی محتاج ہوتی ہیں"۔(۱)

پہاڑی اور اردو دونوں زبانوں کے حروف تہجی اور آوازوں میں سوائے معکوسی نون اور ہائے خفی کے جو کہ مخصوص پہاڑی آوازیں ہیں، یکسانیت پائی جاتی ہے۔ پہاڑی زبان کے حروفِ تہجی وہی ہیں جو اردو کے ہیں۔ صوتی اعتبار سے بھی پہاڑی زبان کی تمام آوازوں کیلئے وہی حروف اور علامات استعمال ہوتی ہیں جو اردو کی آوازوں کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔ البتہ بعض مقامات پر پہاڑی زبان کی بعض آوازیں ادائیگی کے لحاظ سے مشکل محسوس ہوتی ہیں۔ ان آوازوں کی ادائیگی پہاڑی زبان بولنے والے ہی کر سکتے ہیں۔ اردو یا پہاڑی کے قریب کسی دوسری زبان کے بولنے والوں کیلئے ان آوازوں کی ادائیگی میں قدرے دقت پائی جاتی ہے۔

پہاڑی اور اردو زبان میں لسانی روابط بہت پرانے ہیں۔ چونکہ اردو اور پہاڑی ہند آریائی زبانیں ہیں اسلئے ان دونوں زبانوں کے لسانی روابط بھی ان زبانوں کے زمانہء آغاز سے ہی قائم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں زبانوں میں لسانی یکسانیت اور ہم آہنگی موجود ہے۔ یہ لسانی ہم آہنگی حروفِ تہجی سے لیکر بنیادی قواعد اور بے شمار روزمرہ کے الفاظ تک نظر آتی ہے۔ تاہم الفاظ کا اشتراک تو ایسی زبانوں میں بھی دیکھا جاسکتا ہے جو مختلف خاندانوں یا گروہوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اصل بات رسم الخط کی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان دونوں زبانوں کا رسم الخط بھی یکساں ہے۔ بنیادی قواعد اور الفاظ کے اشتراک میں اس رسم الخط نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ رسم الخط مسلم تہذیب کی دین ہے کیونکہ مسلم تہذیب نے برصغیر کی تمام زبانوں اور قوموں کو متاثر کیا ہے۔

عربی و فارسی جس کے اثرات پہاڑی اور اردو دونوں زبانوں پر موجود ہیں، فارسی رسم الخط دونوں زبانوں کے قواعد صرف و نحو اور ذخیرہء الفاظ کا باعث بھی بنا ہے۔ چنانچہ جب اردو اور پہاڑی کے بنیادی قواعد پر نظر ڈالتے ہیں تو کافی چیزیں ایک جیسی نظر آتی ہیں۔ مثلاً، پہاڑی اور اردو دونوں زبانوں میں تمام زبانیں مونث اور دن اور مہینے مذکر ہیں۔ اسی طرح دونوں زبانوں میں نمازوں کے نام بھی مونث ہونے کا اشتراک رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ اردو افعال کی طرح پہاڑی افعال بھی وقت کے اظہار کے حوالے سے مضارع ،حال، ماضی اور مستقبل کا استعمال کرتے ہیں۔ (۲) بہت سے الفاظ کے واحد اور جمع ہونے کے کلیے بھی یکساں ہیں۔ دونوں زبانوں میں مصادر کو اسم کے طور پر استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ ترکیبِ توصیفی کے لحاظ سے بھی اردو اور پہاڑی زبان کے جملے یکساں ہوتے ہیں۔ ان دونوں زبانوں کے ایک دوسرے سے اخذ و استفادہ کا جائزہ لیا جائے تو ہزاروں الفاظ کا اشتراک نظر آتا ہے۔ ڈاکٹر کریم اللہ قریشی دونوں زبانوں میں اتنے بڑے اشتراک پر رقم طراز ہیں:۔

> "پہاڑی اور اردو میں تقریباً سات ہزار ہم معنی و ہم آواز مشترک الفاظ موجود ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں الفاظ کا ہم معنی ہونا تعجب انگیز نہ سہی لیکن اردو اور پہاڑی کی قربت کی واضح دلیل ہے"۔ (۳)

پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دونوں زبانوں کی صوتیات میں بھی کافی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ حروف اور علامات کو تحریری شکل میں لانے کیلئے آوازوں سے کام لیا جاتا ہے۔ تاہم ان آوازوں کے تعین میں بہت سے اختلافات بھی موجود ہیں۔ کئی آوازیں ایسی بھی ہیں جن کیلئے ابھی تک کوئی علامت یا حرف موجود نہیں ہے۔ اردو زبان کے بنیادی حروف جن کی علامات پر سب کا اتفاق ہے، ان کی تعداد ۳۷ ہے۔ مگر دیگر اصوات کو شامل کر کے یہ تعداد ۵۶ تک پہنچتی ہے۔ میاں کریم اللہ قریشی کے مطابق،

> "ا، ب ،پ، ت، ٹ، ث، ج، چ، ح، خ، د، ڈ، ذ، ر، ڑ، ز، ژ، س، ش، ص ،ض، ط، ظ ،ع، غ، ف، ق، ک، گ، ل، م، ن، و، ہ، ئ، ی، بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، عھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ، زیر، زبر، پیش، تشدید اور جزم ابتدائی حروف اور علامات ہیں جبکہ پہاڑی کے بنیادی حروف کی تعداد ۴۱ ہے اور ہائے دو چشم (ھ) کے استعمال سے بننے والی آوازیں جو سطورِ بالا کی صوتی آوازوں کے حوالے سے بتائی گئی ہیں، ان کے استعمال سے پہاڑی زبان کے حروف کی تعداد ۵۶ تک پہنچتی ہے۔" (۴)

پہاڑی ور اردو میں ان آوازوں اور حروف کے اشتراک سے ہزاروں الفاظ کا اشتراک پیدا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ پہاڑی اور اردو میں صرف 'آ' اور 'ا' سے بننے والے سینکڑوں الفاظ ایسے ہیں جو کہ بالکل آپس میں ہم معنی و ہم آواز ہیں۔ اسی طرح باقی حروف

میں بھی ہر حرف کے ساتھ بیسیوں بلکہ سیکڑوں الفاظ کا اشتراک موجود ہے۔ پھر کئی الفاظ ایسے بھی ہیں جو انگریزی، عربی، فارسی، ہندی اور سنسکرت وغیرہ سے ہو بہو در آئے ہیں۔ بعض الفاظ میں حروف کا معمولی سا تغیر بھی نظر آتا ہے مگر زیادہ تر الفاظ بالکل یکساں ہیں۔ مثلاً ایک جیسے الفاظ کی ایک فہرست دیکھئے:

پہاڑی	اُردو	پہاڑی	اُردو
اڈہ	اڈہ	استاد	استاد
حساب	حساب	تہمت	تہمت
تھیلا	تھیلا	تھالی	تھالی
پانی / پانڑیں	پانی	پٹی	پٹی
چوٹی	چوٹی	چور	چور
امام	امام	انگار	انگار
تکا	تکا	بخت	بخت
بتی	بتی	ساون	ساون
لکڑی	لکڑی	مچھر	مچھر

بول چال کے اسمائے عام اور اسمائے خاص کے علاوہ اسمائے مجرد اور اسمائے غیر شماری یہں بھی دونوں زبانوں میں حیران کن حد تک اشتراک موجود ہیں۔ اسمائے مجرد وہ اسماء ہیں جو اپنا وجود رکھنے کے بجائے تصوراتی طور پر موجود ہوتے ہیں جبکہ اسمائے غیر شماری وہ اسماء ہوتے ہیں جو اگرچہ کوئی نہ کوئی وجود تو ضرور رکھتے ہیں مگر شمار نہیں کیے جاسکتے۔ ایسے اسماء کو شمار کرنے کے لیے وضاحت کے طور پر کوئی نہ کوئی لفظ ساتھ لگانا پڑتا ہے۔ ذیل میں پہلے دونوں زبانوں کے مشترک مجرد اسماء دیکھیں اور پھر اسمائے غیر شماری پر نظر ڈالیں۔

مجرد اسماء

اردو	پہاڑی	اردو	پہاڑی
وقت	وخت	غصہ	غصہ
احساس	احساس	فاصلہ	فاصلہ
محبت	محبت	نفرت	
نفرت			
جزبہ	جزبہ	حیران	
حیران			

اسمائے غیر شماری

اُردو اسماء	وضاحت	پہاڑی اسماء	وضاحت

دودھ	دو کلو دودھ	دود	دو کلو دود
پانی	چار لیٹر پانی	پانڑیں / پانی	چار لیٹر پانڑیں
مکھن	ایک پاؤ مکھن	مکھنڑ	ہک پا مکھنڑ
سونا	تین تولے سونا	سونا	تین تولے سونا

اسمائے صفت میں اشتراک

وہ اسم جو کسی چیز کے چھوٹا یا بڑا ہونے اور اچھا یا برا ہونے کو ظاہر کریں یا کسی اسم کی حد متعین کرے اسمِ صفت کہلاتا ہے ۔اسمِ صفت کی یوں تو کئی اقسام ہیں مگر ان میں پانچ بڑی اقسام صفتِ ذاتی، صفتِ عددی، صفتِ مقداری، صفتِ تشدیدی اور صفت ضمیری اردو اور پہاڑی لسانی اشتراک کے حوالے سے خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ کیوں کہ ان صفات کا دونوں زبانوں میں بہت قریب اشتراک ملتا ہے۔ بعض مشتسنیات کو چھوڑ کر دونوں زبانوں میں صفت اکثر اسم سے پہلے استعمال ہوتی ہے خواہ وہ اسم صفت کی جو بھی قسم ہو۔ مثلاً صفتِ ذاتی ہو تو جملوں کی ترتیب میں 'سونڑی کڑی' کے لیے خوبصورت لڑکی / گدری اور 'چٹامنہ' کے لیے سفید منہ جیسے الفاظ استعمال ہونگے جن میں صفت کو اسم سے پہلے استعمال کیا ہوا دونوں زبانوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح دونوں زبانوں میں یکساں طریقے سے صفتِ عددی میں متعین اور غیر متعین تعداد کا ذکر کر کے صفتِ عددی پیدا کی جاتی ہے۔ مثلاً دس کھوڑے۔۔ دس گھوڑے، کُج لوک۔۔ کچھ لوگ، کُج انڈے۔۔ بہت انڈے وغیرہ میں صفتِ عددی کو دیکھا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر مختلف اسموں کے درمیان درجہ بندی کر کے صفت کا استعمال کیا جائے گا تو اسمِ صفت درجہ بندی والے اسموں کے بعد آئے گا۔ مثلاً رشید ساریاں تو ہچھا۔۔ رشید سب سے اچھا ہے یا نوید قمر کولوں سونڑیں۔۔ نوید قمر سے خوبصورت ہے۔

ذیل کے چارٹ میں اسمائے صفت کی چند مزید مثالیں دیکھیں۔

صفت	پہاڑی زبان	اُردو زبان
صفتِ ذاتی:	بڈھا شیر، نیلی کھوڑی، سبز چھنڈا، مٹھا سیب،	بوڑھا شیر، نیلی گھوڑی، سبز جھنڈا، میٹھا سیب
صفتِ عددی:	پنج نمازاں، ترے جوڑے، کُج پیسے، تھوڑا دود	پانچ نمازیں، تین جوڑے، بہت پیسے، کم دودھ

صفتِ مقداری کی مثالیں اور صفتِ عددی کی مثالیں تقریباً ایک جیسی ہیں اسلیے یہاں صفتِ تشدیدی اور صفتِ ضمیر کی کچھ مثالیں دیکھتے ہیں۔

صفتِ تشدیدی: ننڈا کڑی کولوں مچ بڑے۔ لڑکا لڑکی سے بہت بڑا ہے۔

صفتِ ضمیری: ایہہ گدرا چالاک اے۔ یہ لڑکا چالاک ہے۔ اُس دتا اِس کہدا۔۔ اُس نے دیا اِنے لیا۔

کسی بھی زبان میں بنیادی اہمیت اس کے اجزائے کلام کو حاصل ہوتی ہے۔ اجزائے کلام میں دو چیزیں سب سے اہم ہوتی ہیں جنہیں اسم اور فعل کی اصطلاح سے جانا جاتا ہے۔ اسم سے مراد وہ الفاظ ہیں جن سے نہ تو کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہوتا ہے اور نہ ہی یہ اسماء کسی وقت کا تعین کرتے ہیں۔ اس طرح کے الفاظ میں اسمِ عام جیسے کاغذ، قلم، دوات، کتا اور پتھر وغیرہ اور اسمِ خاص جیسے سفید گھوڑا، کانا راجا اور مانو بلی وغیرہ جیسے اسماء شامل ہوتے ہیں۔ اجزائے کلام میں ترتیب کے لحاظ سے اسم کے بعد فعل آتا ہے۔ غور سے دیکھا جائے تو کسی جملے کی بناوٹ میں سب سے اہم کردار فعل کا ہی ہوتا ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ فعل کے بغیر کوئی جملہ بنتا ہی نہیں تو زیادہ مناسب ہے۔ کریم اللہ قریشی فعل کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"فعل عمل کے ہونے یا نہ ہونے اور عمل اور عمل کے زمانے کی ترجمانی کے ساتھ ساتھ
اس کی مختلف حالتوں اور جنس کی بھی ترجمانی کرتا ہے"۔(۵)

اس لیے فعل اجزائے کلام کا سب سے ضروری اور اہم حصہ ہوتا ہے۔ فعل میں کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر کیا جاتا ہے۔ فعل کی نشانی عام طور پر فعل کے آخر میں آنی ہوتی ہے جسے اصطلاح میں مصدر کہا جاتا ہے۔ قواعد کے لحاظ سے مصدر فعل کی وہ شکل ہے جس سے فعل کی تمام دوسری شکلیں یا الفاظ بنتے ہیں۔ اردو اور پہاڑی دونوں زبانیں نہ صرف اسمِ عام اور اسمِ خاص میں قریبی لسانی اشتراک رکھتی ہیں بلکہ سینکڑوں افعال ایسے ہیں جو دونوں زبانوں میں ایک جیسے ہیں اور ان کے برتنے کا طریقہ کار بھی یکساں ہے۔

ذیل میں چند مشترک مصادر کی ایک فہرست دیکھیں جو دونوں زبانوں کے لسانی اشتراک کو ظاہر کرتی ہے نیز اردو کی طرح پہاڑی زبان کے بیشتر مصادر میں بھی آخر میں 'نا' آتا ہے۔

اردو	پہاڑی	اردو	پہاڑی
اکڑنا	اکڑنا	جوڑنا	جوڑنا
ابلنا	ابلنا	پالنا	پالنا
بگڑنا	بگڑنا	موڑنا	موڑنا
بڑھنا	بڑھنا	اچھلنا	اچھلنا

تاہم بیشتر مصادر ایسے ہیں جن کے آخر میں "اڑاں" آنے سے مصدر کی علامت ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً

بیٹھڑاں	بیٹھنا	اٹھڑاں	اٹھنا
پینڑاں	پینا	آنڑاں	آنا
جیمڑاں	جینا	دیکھڑاں	دیکھنا
ٹپکنڑاں	ٹپکنا	رکنڑاں	رکنا

اسمائے ضمیر

مختلف اسماء کے طور پر یا اسماء کی جگہ استعمال ہونے والے الفاظ اسمائے ضمیر کہلاتے ہیں۔ قواعد کی رو سے اردو اور پہاڑی ضمائر زیادہ تر ایک جیسے ہیں۔ بعض ضمائر کے حروف اگرچہ مختلف نظر آتے ہیں تاہم بنیادی حرف یا بنیادی مادہ دونوں زبانوں کے ضمائر کا ایک جیسا ہی ہے۔ ذیل میں اسمائے ضمیر کی مختلف شکلوں ضمیرِ شخصی، ضمیرِ معکوسی، ضمیرِ اشارہ، ضمیرِ اضافی، ضمیرِ موصولہ اور ضمیرِ استفہام میں اشتراک دیکھیں۔

پہاڑی ضمائر	اردو ضمائر	پہاڑی ضمائر	اردو ضمائر
کونڑ	کون	اوہ	وہ
میں	میں	تسیں	تم / آپ
تستا / تساڑا	تمھارا	اِن دا	اِن کا
اُندا	اُن کا	کِس	کِس
کتنے	کتنے	اُس	اُس

فعل کے لحاظ سے زمانے کی مختلف حالتوں فعل ماضی ، فعل حال اور فعل مستقبل کو ظاہر کرنے کے لیے اردو اور پہاڑی دونوں زبانوں میں ایک جیسا طریقہ رائج ہے جس میں بنیادی فعل یا مادہ ایک ہی رہتا ہے مگر اس کی مُشتق صورتوں میں تھوڑا بہت تغیر آ جاتا ہے۔ اردو میں فعل حال ،ماضی اور مستقبل کے لیے مصدر کی مختلف حالتیں یوں ہو نگی کہ جیسے جانا مصدر سے جاتا ہوں، گیا اور جائوں گا جبکہ پہاڑی زبان میں جانا مصدر سے یہی حالتیں یوں تبدیل ہوں گی۔ مثلاً۔ جُلدے، جلسیں اور جُلساں۔ جملوں کی ترتیب بھی اردو قواعد کے مطابق ہو گی۔ یعنی سب سے پہلے فاعل پھر مفعول اور آخر میں فعل۔ اگر مفعول ہے تو وہ لگائیں گے ورنہ صرف فاعل اور فعل۔ ذیل میں اس طرح کی چند مثالیں دیکھیں۔

فعل حال	فعل ماضی	فعل مستقبل
وہ خط لکھتا ہے	اس نے خط لکھا	وہ خط لکھے گا
میں روتا ہوں	میں رویا	میں روئوں گا

اردو زبان میں لکھے گئے ان تینوں زمانوں کے جملوں کی صورت پہاڑی زبان میں یوں ہو گی۔

فعل حال	فعل ماضی	فعل مستقبل
اوہ خط لکھدے	اس خط لکھیا	اوہ خط لکھ سیں
میں روندا اں	میں رویاں	میں روساں

ان مثالوں کو مدِ نظر رکھتے اردو اور پہاڑی زبان کے مشترک اصولوں پر بات کی جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ دونوں زبانوں میں بنیادی فعل تبدیل نہیں ہوتا اور جملوں کی ترتیب بھی یکساں رہتی ہے البتہ فعل حال میں مصدر کی نشانی تا ہے، تی ہے، تا ہوں، تے ہو وغیرہ سے ظاہر ہوتی ہے جبکہ پہاڑی زبان میں مصدر کے ساتھ داں، دی اے، دے وغیرہ جیسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ فعل ماضی میں مصدر کی علامت 'نا' کو ہٹا کر 'ا'' ے' اور 'ی' کا استعمال کیا جاتا ہے اور پہاڑی زبان میں بھی مصدر کی علامت 'نا' حذف کر کے اس کی جگہ 'ا'' آساں ''یا'' یاں' اور یائے معروف و یائے مجہول کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح فعل مستقبل کے لیے اردو علامت گا، گے، گی کا استعمال کیا جاتا ہے جبکہ پہاڑی زبان میں فعل مستقبل ظاہر کرنے کے لیے فعل کے آخر میں 'ساں' اور 'سیں' کا زیادہ تر استعمال کیا جاتا ہے۔ غرض دونوں زبانوں میں جملوں کی بناوٹ کے اصول یکساں ہیں اور بنیادی افعال بھی اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں۔ یہ صورت دونوں زبانوں کے گہرے لسانی ربط کی غماز ہے۔

فعل لازم اور فعل متعدی

فعل لازم اور فعل متعدی میں بھی جملوں کی ترتیب دونوں زبانوں میں ایک جیسی ہے۔ فعل لازم جو مفعول کے بغیر بھی اپنا پورا مفہوم دیتا ہے ، یہ پہاڑی زبان میں بھی اردو جملے کی ترتیب سے آتا ہے۔ مثلاً انور بیٹھے دے۔۔ انور بیٹھا ہوا ہے ۔ اکمل کھَلتے دے۔۔ اکمل کھڑا ہے۔ ان جملوں میں مفعول کے بغیر یعنی صرف فاعل اور فعل سے ہی جملہ اپنا پورا مفہوم پہنچاتا ہے جبکہ فعل متعدی میں فاعل اور فعل کو مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً رشید کتاب پڑھدے۔۔ رشید کتاب پڑھ رہا ہے۔ اختر گاناں سُنڑ دے۔۔ اختر گانا سن رہا ہے۔ ان جملوں میں مفعول کے بغیر مفہوم پوری طرح ادا نہیں ہوتا۔ چنانچہ اردو اور پہاڑی کے مندرجہ بالا جملوں کو دیکھا جائے تو فاعل، فعل اور مفعول کی ترتیب ایک جیسی ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ قواعد کے اعتبار سے فعل لازم اور فعل

متعدبنانے کے طریقے دونوں زبانوں میں یکساں اور ایک جیسے ہیں۔

فعل امر بنانے کا قاعدہ

اُردو میں فعلِ امر بنانے کے لیے مصدر کی علامت "نا" ہٹا کر اس کی جگہ آخر میں "ی""ا" اور "ئو" لگاتے ہیں۔ پہاڑی زبان میں بھی مصدر سے فعل امر بنانے کے لیے مصدر کی علامت "نا" ہٹادی جاتی ہے جس سے فعلِ امر تیار ہو جاتا ہے۔ مثلاً لکھنا مصدر سے اردو میں لکھ اور پہاڑی زبان میں 'لخ' بن جاتا ہے۔ اسی طرح پینا مصدر سے اردو میں پیئو اور پہاڑی میں "پی" بن جاتا ہے۔ ذیل میں چند مذید مثالیں دیکھیں۔

اردو مصدر	اردو فعل امر	پہاڑی مصدر	پہاڑی فعل امر
گننا	گن	گننا	گنڑ
آنا	آؤ	آنا	آ
مڑنا	مڑو	مڑنا	مڑ
پڑھنا	پڑھ	پڑھنا	پڑھ

قواعد واحد جمع

واحد سے جمع بنانے کے جو قواعد اردو زبان میں مقرر ہیں وہی قواعد پہاڑی زبان میں بھی استعمال ہوتے ہیں جو دونوں زبانوں کے قریبی لسانی تعلقات کی عکاسی کرتے ہیں۔ پہاڑی زبان میں واحد مونث سے جمع مونث بنانے کیلئے اردو کی طرح کئی طریقے رائج ہیں۔ مثلاً بعض الفاظ کے آخر میں "اں" کا اضافہ یا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب الفاظ کا خاتمہ یائے معروف "ی" پر ہو اور ان الفاظ کو واحد مئونث سے جمع مونث بنانا مقصود ہو۔ مثلاً ذیل کی مثالیں دیکھیں۔

واحد پہاڑی	جمع پہاڑی	واحد اردو	جمع اردو
کڑی	کڑیاں	لڑکی	لڑکیاں
منج	منجاں / منجیاں	کتاب	کتاباں
کرسی	کرسیاں	کرسی	کرسیاں
گالی	گالیاں	گالی	گالیاں

بعض الفاظ میں واحد سے جمع بنانے کے لیے تھوڑا سا تغیر بھی رونما ہو جاتا ہے تاہم بنیادی لفظ اپنی جگہ پر موجود رہتا ہے۔ مثلاً اردو میں واحد مونث کی جمع بنانے کے لیے لفظ کے آخر میں "یں" اور پہاڑی زبان میں "اں" کا استعمال کرتے ہیں۔ اس تھوڑے سے تغیر کے ساتھ چند مثالیں دیکھیں۔

نصیحت	نصیحتاں	نصیحت	نصیحتیں
مسجد	مسجداں	مسجد	مسجدیں
جماعت	جماعتاں	جماعت	جماعتیں
رحمت	رحمتاں	رحمت	رحمتیں

بہت سے الفاظ ایسے بھی ہیں جن میں اردو کی طرح الفاظ کے آخر میں آنے والا حرف 'ا' ہٹا کر اس کی جگہ یائے مجہول "ے "کا اضافہ کر کے جمع بنائی جاتی ہے۔ پہاڑی زبان میں اس اصول کا استعمال بکثرت ملتا ہے۔ مثلاً۔

پہاڑی واحد	پہاڑی جمع	اردو واحد	اردو جمع
کھوڑا	کھوڑے	گھوڑا	گھوڑے
کتا	کتے	کتا	کتے
آرا	آرے	آرا	آرے
کیلا	کیلے	کیلا	کیلے

کچھ مشترک الفاظ ایسے بھی ہیں جو اگرچہ دونوں زبانوں میں بطورِ واحد استعمال ہوتے ہیں مگر مفہوم جمع کا رکھتے ہیں۔ پہاڑی زبان کے اپنے بھی کئی ایسے الفاظ موجود ہیں جو جمع کے مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں۔ ذیل میں دونوں زبانوں کے مشترک اور مختلف الفاظ کی ایک فہرست دیکھیں۔

اردو	پہاڑی	اردو پہاڑی
جرگہ	جرگہ	کلاس کلاس
فوج	فوز / فوج	جلسہ جلسہ
جلوس	جلوس	رش رش
مجمہ	مجمہ	محفل محفل

تذکیر و تانیث

تذکیر و تانیث دو طرح کی ہوتی ہے۔ حقیقی تذکیر و تانیث اور غیر حقیقی تذکیر و تانیث۔ حقیقی تذکیر و تانیث میں جانداروں کے نر اور مادہ کو لیا جاتا ہے جبکہ غیر حقیقی تذکیر و تانیث میں بے جان اشیاء کو بطورِ مذکر و مونث ظاہر کیا جاتا ہے۔ غیر حقیقی تذکیر و تانیث کے لیے دونوں زبانوں میں کوئی خاص اصول یا قاعدہ نہیں ہے۔ اس میں اشیاء کی جنس کا تعین قیاس یا روایت پر کیا جاتا ہے۔ مثلاً میاں کریم اللہ قریشی کے مطابق اردو کی طرح پہاڑی میں تمام زبانیں مئونث ہیں اور دن اور مہینے مذکر لیکن دونوں میں 'جمعرات 'شاید آنے والی رات کے قیاس پر مونث ہے۔(۶) غیر حقیقی تذکیر و تانیث میں اس طرح کے کئی اور اختلافات بھی ملتے ہیں۔ بہر حال یہاں ذیل میں حقیقی تذکیر و تانیث کے وہ اصول و قواعد زیرِ بحث لاتے ہیں جو اردو اور پہاڑی دونوں زبانوں میں ایک جیسے ہیں۔ مثلاً۔ مذکر سے مونث بنانے کیلئے اردو کی طرح پہاڑی زبان میں بھی بعض مذکر الفاظ کے آخر میں "انی "کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اگر لفظ کا لہجہ مظفر آبادی یا ہندکی ہو تو تب بھی اس کی مونث بنانے کے لیے آخر میں "ڑیں "لگا دیتے ہیں۔ بہر حال بنیادی مادی ایک ہی رہتا ہے۔

مذکر	مونث	مذکر	مونث
نائی	نائیانی	موچی	موچیانی
مولوی	مولویانی	درزی	درزیانڑیں
نوکر	نوکریانڑیں	دیور	دیورانی
سید	سیدانی	ماما	ممانی

بعض مذکر الفاظ کے آخر میں "ی" یا 'نی' کا استعمال کرتے ہیں۔ اگر لفظ کے آخر میں "ا" آ جائے تو اس لفظ کو ہٹا کر صرف 'ی' کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً

اردو مذکر	اردو مونث	پہاڑی مذکر	پہاڑی مونث
چھوٹا	چھوٹی	نکا	نکی
لڑکا	لڑکی	نندا	کُڑی
فقیر	فقیرنی	فقیر	فقیرنی
شیر	شیرنی	شیر	شیرنی

اگرچہ غیر حقیقی تذکیر و تانیث میں بھی کچھ اصول و قواعد مقرر ہیں تاہم آسان فہمی کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اردو کی طرح پہاڑی زبان میں بھی کتابوں اور نمازوں کے نام مونث بولے جاتے ہیں جبکہ دریائوں، پہاڑوں اور اللہ کے صفاتی نام مذکر بولے جاتے ہیں۔ اردو اور پہاڑی زبان کے گہرے روابط اور اشتراکات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہر شعبہ زندگی میں دونوں زبانوں میں لسانی اشتراکات موجود ہیں۔ ڈاکٹر محمد صغیر خان کے مطابق اردو اور پہاڑی کے ۶۰ فیصد الفاظ کا اشتراک موجود ہے۔(۷) چنانچہ اس ضمن میں مختلف شعبہ جات کے حوالوں سے دیکھیے۔

رشتوں میں اشتراک

پہاڑی	اردو	پہاڑی	اردو
ما	ماں	ابا	ابا
بہانجا	بھانجا	سس	ساس
نانی	نانی	دوست	دوست
بہانجی	بھانجی	دشمن	دشمن

سبزیوں اور پھلوں کے ناموں میں اشتراک

ساگ	ساگ	کیلا	کیلا
مالٹا	مالٹا	امرود	امرود
آلو	آلو	گھوبی	گھوبی
مرچ	مرچ	دھنیا	تعنیا

اعضائے جسمانی میں اشتراک

نک	ناک	متھا	ماتھا
انگوٹھ	انگوٹھا	پیر	پیر
مونھ	منہ	دند	دانت
اکھ	آنکھ	کن	کان

استعمال کے مختلف کپڑوں میں اشتراک

پہاڑی	اردو	پہاڑی	اُردو
ٹپی	ٹوپی	لہیف	لحاف
ویسٹ کوٹ	ویسٹ کوٹ	پتلون	پتلون
کالر	کالر	کوٹ	کوٹ
تھان	تھان	بٹن	بٹن
ٹائی	ٹائی	سوٹ	سوٹ

پرندوں اور جانوروں کے ناموں میں اشتراک

بکرا/ بکری بکرا/	بکری	بچھا	بچھڑا
چڑی	چڑیا	کہوڑا	گھوڑا
طوطا	طوطا	ہرن	ہرن
بلی	بلی	چیتا	چیتا

گنتی میں اشتراک

پہاڑی	اُردو	پہاڑی	اردو
ہک	ایک	دو	دو
ترے	تین	چار	چار
پنج	پانچ	چھے	چھ
ست	سات	اٹھ	آٹھ
ناؤں	نو	دس	دس

ضرب الامثال میں اشتراک

اردو	پہاڑی	معنی
ایک بات ہزار منہ	ہک گل ہزار منہ	ایک ہی معاملے سے متعلق مختلف آراء ہونا
تندرستی ہزار نعمت ہے	تندرستی ہزار نعمت ہے	صحت منداور تندرست رہنا سب سے بہتر ہے
گدڑی میں لعل	گودڑی بچ لعل	بے ہنروں میں ہنر مند / نالائقوں میں لائق آدمی
اک چپ ہزار سکھ	ہک چپ ہزار سکھ	خاموش رہنے میں بڑا فائدہ ہے۔
ایک تھیلی کے چٹے بٹے۔	ہکی تھیلی دے چٹے بٹے	سب لوگ ایک ہی طرح کا مزاج رکھتے ہیں۔

محاورات میں اشتراک

اردو	پہاڑی	معنی
گپ مارنا	گپ مارنا۔	جھوٹ بولنا۔
گردن نیچی ہونا	گردن نیویں ہونڑاں	شرمندہ ہونا

ایک ایک گھڑی گننا	ہک ہک کہڑی گنڑاں	شدت سے انتظار کرنا
اس کان سے سننا اس کان سے اڑا دینا	اس کنو سنڑنا اس کنو کڈھنا	نصیحت کی پرواہ نہ کرنا
گردن پر سوار ہونا	گردنی تے سوار ہونڑاں	تقاضا کرنا۔ پیچھے پڑ جانا

غرض حروف و الفاظ ہوں یا صرف و نحو کے قواعد اور محاورات وغیرہ۔ اردو اور پہاڑی دونوں زبانیں ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں اور دونوں زبانوں میں بہت گہرے لسانی اشتراکات موجود ہیں۔

حوالہ جات

(۱) ڈاکٹر محمد صغیر خان "پہاڑی زبان" مضمون مشمولہ مطالعاتی رہنما، ایم فل پاکستانی زبانیں، کورس کوڈ نمبر ۱۲۷۲۴ اسلام آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۲۰۰۴ء، ص، ۲۶۹

(۲) میاں کریم اللہ قریشی "اردو اور پہاڑی کے لسانی روابط "مضمون مشمولہ "پاکستان میں اردو "پانچویں جلد کشمیر، مرتبین، پروفیسر فتح محمد ملک وسید سردار احمد و تجمل شاہ، اسلام آباد، ۲۰۰۶ء، ص، ۳۴۸

(۳) میاں کریم اللہ قریشی "پہاڑی اور اردو ایک تقابلی جائزہ" ص، ۲۸۳

(۴) کریم اللہ قریشی "اردو اور پہاڑی۔ لسانی و ادبی اشتراک " مضمون مشمولہ " پاکستانی زبانیں۔ مشترکہ لسانی و ادبی ورثہ" مرتبین، انعام الحق جاوید و عبد اللہ جان عابد، اسلام آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۲۰۰۹ء، ص، ۳۶۲

(۵) کریم اللہ قریشی "پہاڑی اور اردو۔ ایک تقابلی جائزہ" ص، ۱۶۷

(۶) کریم اللہ قریشی "اردو اور پہاڑی۔ لسانی و ادبی اشتراک" مضمون مشمولہ "پاکستانی زبانیں۔ مشترکہ لسانی و ادبی ورثہ" ص ۳۸۲،

(۷) ڈاکٹر محمد صغیر خان "پہاڑی زبان" مضمون مشمولہ مطالعاتی رہنما، ایم فل پاکستانی زبانیں، ص، ۳۶۸